جمعہ | 6- جون 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 122 | جمعہ 29 محرم الحرام- 1418ھ 6 احسان 1376ہش 6 جون 1997ء

خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکرو فریب سے کچھ حاصل بھی کرلیں تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 248)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بات یہ ہے کہ صلاح کی حالت میں انسان کو ضروری ہے کہ ہر ایک قسم کے فساد سے خواہ وہ عقائد کے متعلق ہو یا اعمال کے متعلق، پاک ہو۔ جیسے انسان کا بدن صلاحیت کی حالت اس وقت رکھتا ہے، جبکہ سب اخلاط اعتدال کی حالت پر ہوں اور کوئی کم زیادہ نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی خلط بھی بڑھ جائے، تو جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر روح کی صلاحیت کا مدار بھی اعتدال پر ہے۔ اسی کا نام (کلام الٰہی) کی اصطلاح میں الصراط المستقیم ہے۔ صلاح کی حالت میں انسان محض خدا کا ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حالت تھی۔ اور رفتہ رفتہ صالح انسان ترقی کرتا ہوا مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور یہاں ہی اس کا انشراح صدر ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 119)

خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے والا خود اپنا نقصان کرتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) سنو اور ہوشیار رہو۔ تم وہ لوگ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جاتا ہے کہ تم ان راہوں میں خرچ کرو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف لے جاتی ہیں۔ تم فی سبیل اللہ خرچ کرو تم کو اس بات کی طرف بلایا جاتا ہے کہ تم فانی چیزوں کو دے کر ابدی سرور کے وارث بنو۔ تم کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اپنے اموال کا ایک حصہ کاٹ کر اشاعت (کلام الٰہی) کے لئے۔ اشاعت (دین حق) کے لئے استحکام (دین حق) کے لئے اور تعلیم (دین حق) کو فروغ دینے کے لئے الٰہی سلسلہ کے خزانہ میں آکر جمع کر دو مگر (-) تم میں وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں۔ لیکن جب دنیا کے کھیل کود کا معاملہ اور ایسے اخراجات ہوں جن کے نتیجے میں انسان لازماً خدا تعالیٰ سے غافل ہو جاتا ہے تو اس وقت بخل کا نام و نشان باقی نہیں رہتا بڑی دلیری سے خرچ کرتے ہیں۔ دنیا کی رسوم ہیں رواج ہیں بیاہ شادی کے اوپر وہ لغویات کی جاتی ہیں اور ان لغویات پر وہ خرچ کیا جاتا ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے کہ ان آدمیوں کی عقلوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنی بساط اور استطاعت سے آگے نکلتے ہوئے یہ خرچ کر رہے ہیں اپنے لئے بھی دنیا میں ایک مصیبت پیدا کر رہے ہیں لیکن جب یہ کہا جاتا ہے کہ آؤ غلبہ (دین حق) کے لئے مالی قربانیاں دیں تو کہتے ہیں کہ بڑی مجبوری ہے بڑی ذمہ داریاں ہیں بچوں کو پڑھا رہے ہیں۔ رشتہ داروں کو پال رہے ہیں اس میں ہمیں رعایت ملنی چاہئے لیکن بچوں کی پڑھائی اور رشتہ داروں کا خیال بدرسوم کی ادائیگی کے وقت ان کے دماغوں میں نہیں آتا تو جب دنیا کے لئے وہ خرچ کرتے ہیں۔ دنیا کے کھیل کود اور دنیا کے لہو کے لئے تو بے دریغ خرچ کر جاتے ہیں۔ اور اموال کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-) تم آزاد ہو۔ تم پر کوئی جبر مذہب نے عائد نہیں کیا۔ اس لئے جو چاہو کرو۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ (-) یہ ایک حقیقت ہے کہ جو شخص بھی انفاق فی سبیل اللہ میں بخل سے کام لیتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے کیونکہ انفاق کا فائدہ اسے ہی ملنا تھا۔ اس کا ثواب اگر زید خرچ کرنے والا ہے تو بکر کو نہیں ملتا۔ اگر زید بخل کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں جو محرومیاں اس کو حاصل ہونی ہیں وہ محرومیاں بکر کو حاصل نہیں ہوتیں۔ تو اس بخل کا نتیجہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ثواب سے محروم کرتا ہے۔ اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ کسی اور کو نہ فائدہ تھا انفاق سے۔ نہ ہی اس بخل کے نتیجہ میں کسی کو نقصان پہنچے گا۔ خود اپنے نفس کو ہی ایسا شخص نقصان پہنچانے والا ہے۔

(از خطبہ 17- مارچ 1967ء)

اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نمایاں کامیابی

○ مکرم احمد طاہر مرزا شاہد صاحب مربی سلسلہ کو پنجاب یونیورسٹی شعبہ لائبریری و انفارمیشن سائنس سیشن 95-1994ء کی طرف سے میرٹ سکالرشپ کا اعزاز عطا کیا گیا ہے۔

موصوف نے D.LI.Sc. (ڈپلومہ ان لائبریری و انفارمیشن سائنس) کے کورس میں پنجاب یونیورسٹی سے دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ نیز M.LI.Sc. (ماسٹر آف لائبریری و انفارمیشن سائنس) کے کورس میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔

○ ایچی سن کالج لاہور کے طالب علم دانش احمد خان ابن ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب نے کالج بھر میں ساتویں جماعت کے تمام سیکشنز میں مجموعی طور پر دوسری پوزیشن حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اسی طرح عزیز نے انگریزی کے مقابلہ مضمون نویسی 1996ء میں بھی تیسری پوزیشن حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ عزیز دانش احمد مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب لاہور کے پوتے اور یو۔ اے مخدوم صاحب کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

ایک احمدی طالبہ کا سپورٹس میں نمایاں اعزاز

○ عزیزہ کوثر شاہین بنت مکرم شامند علی صاحب آف ٹکڑا نے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کمالیہ کی طرف سے سائیکل ریس برائے 97-96 میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضلع بھر کے سکولوں میں اول پوزیشن حاصل کی۔ (قبل ازیں 94-1993 میں بھی اول پوزیشن حاصل کی تھی۔)

اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ اور دینی ہو یا دنیاوی ہر امتحان میں نمایاں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم آغا انعام الحق عباسی صاحب ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا اتفاق ہسپتال لاہور میں پائلز کا اپریشن ہوا ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

6- احسان 1376 ھش 6- جون 1997ء

توبہ واستغفار میں مصروف رہنے کی تلقین

زیادہ کھالینا یا ضرورت سے کم کھانا عام طور پر گناہ کی زد میں نہیں لائے جاتے لیکن اگر غور کیا جائے تو ہر وہ بات جو غلط ہے اور خاص طور پر ہم جان بوجھ کر کرتے ہیں اسے گناہ ہی کہا جانا چاہئے۔ زیادہ کھانے سے بھی انسان بیمار ہو سکتا ہے اور کم کھانے سے بھی اس کی صحت خراب ہو سکتی ہے اور صحت کی خرابی کو بھی بیماری ہی کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح زندگی کی تمام دیگر باتوں کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ افراط بھی نقصان دہ اور تفریط بھی۔ درمیانی راستہ اختیار کرنا خدا تعالیٰ کی منشا اور رضاء سے مطابقت رکھتا ہے۔ جب ہم ایسا نہیں کرتے تو ہم سے غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ اور بے شک بعض غلطیوں کو ہم عام طور پر گناہ نہیں کہتے لیکن ان کے متعلق بھی یہی فیصلہ کرنا کہ ہم آئندہ ایسا نہیں کریں گے توبہ و استغفار چاہتا ہے۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں تو یہ استغفار کے الفاظ گناہ ہی کے سلسلے میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور یوں بھی دیکھا جائے کچھ گناہ حقوق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں کچھ حقوق عباد سے اور یہ دونوں بنیادی طور پر ہماری اپنی غلطیاں ہوتی ہیں۔ انسان بیمار خود ہوتا ہے اور شفاء اسے خدا تعالیٰ سے ملتی ہے۔ گناہ کا ارادہ وہ خود کرتا ہے یا گناہ اس سے سرزد ہو جاتا ہے اور توبہ استغفار کے بعد معافی خدا تعالیٰ سے ملتی ہے۔

پس ہمیں اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ہم افراط اور تفریط سے بچتے ہوئے ایسی غلطیاں نہ کریں جو ہمارے لئے مضرت رساں ہوں کیونکہ یہ مضرت گناہ کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک مختصر سا ارشاد پیش خدمت ہے حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"بیمار کو چاہئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو۔ انسان صحت کی حالت میں کئی قسم کی غلطیاں کرتا ہے۔ کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق ہوتے ہیں۔ ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔ اور دنیا میں جس شخص کو نقصان بے جا پہنچایا ہو اس کو راضی کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کے حضور میں سچی توبہ کرنی چاہئے۔ توبہ سے یہ مطلب نہیں کہ انسان جنتر منتر کی طرح کچھ الفاظ منہ سے بولتا رہے۔ بلکہ سچے دل سے اقرار ہونا چاہئے کہ میں آئندہ یہ گناہ نہ کروں گا۔ اور اس پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہئے"

عام طور پر بیمار آدمی یہ تو سمجھتا ہے کہ اس سے کوئی ایسی غلطی سرزد ہو گئی ہے جس سے اس کے جسمانی نظام میں فرق آگیا ہے اور یہی فرق اس کی بیماری کا باعث ہوا ہے۔ لیکن غلطیاں سرزد کس طرح ہوتی ہیں۔ ہم ایک بات کرتے ہیں جس سے کسی کو مالی نقصان پہنچتا ہے۔ یہ ہمارے لئے عام طور پر بیماری کا باعث تو نہیں بننا چاہئے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ ہر بات کو جانتا ہے وہ اس بات کی کنہ کو بھی جانتا ہے کہ کسی کو کسی نے نقصان کیوں پہنچایا ہے اور چونکہ یہ خدا تعالیٰ کی منشاء اور رضا کے خلاف ہوتا ہے اس لئے انسان کوئی اور ایسا کام کر بیٹھتا ہے جس سے اس کو اپنے آپ کو نقصان ہو۔ اس کے جسمانی نظام میں کوئی مداخلت ہو جاتی ہے۔ جیسے کھانے کے متعلق ہم نے شروع میں کہا ہے۔ کہ زیادہ کھالیں تب بھی نقصان دہ کم کھائیں تب بھی نقصان دہ۔ اور یہ پتہ ہی نہیں چل سکتا کہ زیادہ کیوں کھایا اور کم کیوں کھایا۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے خدانخواستہ کوئی ایسا ظلم کیا ہو کوئی ایسا جرم کیا ہو جس نے ہمیں اس بات کی طرف مائل کر دیا اور بغیر سوچے سمجھے مائل کر دیا کہ ہم یہ غلطی کر لیں۔

پس بیمار کو جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے توبہ استغفار میں مصروف رہنا چاہئے۔ اور صرف جسمانی نظام ہی کے متعلق نہیں سوچنا چاہئے بلکہ اپنے کردار کے متعلق بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے تو حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کو نقصان بے جا پہنچایا ہو۔ یہ کردار کی خامی ہے۔ اگر ہم اپنے کردار کو سیدھا اور صاف رکھیں۔ اور اس پر دھبہ لگنے والی کوئی بات نہ کریں تو ہم بہت سی باتوں سے جن کی عام طور پر ہمیں سمجھ بھی نہیں آتی بچ جائیں گے۔ اپنے آپ کو نقصان پہنچانے سے بچ جائیں گے۔ اور اپنے کردار کو درست رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرنی چاہئے۔

توبہ کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ کچھ گناہ تو ایسے ہیں جن کا ہمیں احساس ہو جاتا ہے۔ اور ہم ان کی بخشش مانگنے پر مائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن بہت سے چھوٹے چھوٹے گناہ ایسے ہیں جن کا ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا۔ اور جنہیں ہم عام طور پر گناہ بھی نہیں کہتے۔ ہماری نظر میں بہت چھوٹے ہونے کی وجہ سے ہمیں نظر بھی نہیں آتے اور اس لئے ان کا علاج بھی نہیں کیا جاتا۔ لیکن ان کا علاج کرنا نہایت ضروری ہے اور ان کا علاج ہے توبہ اور استغفار۔ گویا کہ وہ گناہ جو سرزد ہوئے ان کے لئے بھی معافی مانگی جائے اور وہ گناہ جن کا پتہ ہی نہیں چلا کہ کب اور کس طرح سرزد ہوئے ان کے لئے بھی معافی مانگی جائے۔ اور شائد ان کے لئے معافی مانگنا زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ جو گناہ ہمارے سامنے آگئے ان کا تو احساس بھی ہمیں ان گناہوں سے روک سکتا ہے۔ ان کا پتہ جو چل گیا۔ لیکن جو گناہ سرزد ہوئے اور ان کا پتہ ہی نہیں چلا ان کی معافی کی طرف نام لے کر تو میلان نہیں ہو سکتا۔ پس معافی مانگتے رہنے سے وہ گناہ بھی معافی میں شامل ہو جاتے ہیں جو ہم سے سرزد تو ہوتے ہیں لیکن ہمیں ان کا پتہ نہیں چلتا۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔ سب سے زیادہ خطرناک بیماری وہی ہوتی ہے۔ جس کا پتہ نہ چلے اور آہستہ آہستہ گھن کی طرح وہ انسان کے جسمانی نظام کو کھاتی چلی جائے۔ یا وہ بیماری جس کے متعلق یہ پتہ نہ چلے کہ وہ شروع کس طرح ہوتی ہے۔ اس کا باعث کیا ہے۔ ایسی بیماریاں ان بیماریوں سے زیادہ خطرناک ہوتی ہیں جن کے متعلق پتہ چل جاتا ہے کہ انسان بیمار ہے اور یہ بھی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ بیماری شروع کس طرح ہوتی ہے۔ ہمارے لئے ایسی بیماریوں کا علاج آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن جب اس بات کا پتہ ہی نہ چلے کہ انسان بیمار ہے۔ اسی لئے بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ اپنا وزن کرتے رہیں۔ آپ کو پتہ چلے کہ آپ کے جسمانی نظام میں کوئی کمی تو نہیں آرہی۔ گویا کہ ظاہرا طور پر تو پتہ نہیں چلتا کہ انسان بیمار ہے۔ لیکن گھن کی طرح اندر ہی اندر کوئی بیماری اسے کھائے جا رہی ہوتی ہے۔ اس کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ اس کا علاج بھی نہیں کیا جاتا۔

پس ہمیں یہ بات جان لینی چاہئے کہ ہمارے گناہ کی بھی کئی قسمیں ہیں دو بڑی تو یہی قسمیں ہیں کہ کچھ گناہوں کا پتہ چل جاتا ہے اور کچھ گناہوں کا پتہ نہیں چلتا۔ ہمیں ہر دو قسم کے گناہوں کے متعلق خدا تعالیٰ سے معافی مانگتے رہنا چاہئے۔ اس کی بخشش طلب کرتے رہنا چاہئے اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے بیمار کو خاص طور پر توبہ و استغفار میں مصروف رہنا چاہئے۔ اس سلسلے میں ہم یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ بیمارے سے مراد جسمانی بیمار بھی ہو سکتا ہے اور روحانی بیمار بھی۔ پس ہمارا علاج یہ ہے کہ ہم توبہ اور استغفار میں مصروف رہیں۔

نہ ان کا ذکر چھیڑوں اور نہ اپنی بات کر پاؤں
مرے احباب بتلائیں کہ اب میں کس طرف جاؤں
جو ان کے مُنہ میں آتی ہے وہ کہنے سے نہیں رکتے
میں اپنے دل کی کیفیت کسے اور کیسے سمجھاؤں

ابوالاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔

جو خدام یہاں بیٹھے ہیں وہ خدام کی اس تعداد کا ایک تہائی یا ایک چوتھائی ہیں۔ جو مجھے بتائی گئی ہے۔ خدام الاحمدیہ کا یہ اجتماع تربیتی اور تعلیمی ہوتا ہے۔ کھیلیں وغیرہ تو ایک زائد چیز ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منتظمین نے کھیلوں کو اصل چیز سمجھ لیا ہے۔ اور وعظ و نصیحت اور تربیت کو ایک ضمنی اور غیر ضروری چیز فرض کر لیا ہے۔ اس لئے انہوں نے یہ کوشش نہیں کی۔ کہ جبکہ میں خدام الاحمدیہ کو خطاب کرنا چاہتا تھا تو وہ انہیں پورے طور پر یہاں حاضر کرتے۔ اور انہیں میری باتیں سننے کا موقعہ دیتے۔ چونکہ ایسے موقعہ پر باہر سے آئے ہوئے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر انہیں نکال دیا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس مجلس میں چار سو یا ساڑھے چار سو سے زیادہ خدام نہیں۔ پرسوں خدام الاحمدیہ کی جو تعداد مجھے بتائی گئی تھی وہ ساڑھے دس سو یا گیارہ سو تھی جو آج لازماً بارہ تیرہ سو ہونی چاہئے تھی۔

(حضرت صاحب نے دفتر والوں سے دریافت فرمایا کہ اس سال کتنے خدام اجتماع میں شامل ہوئے ہیں اور پچھلے سال اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد کیا تھی۔ اس پر دفتر کی طرف سے جو اعداد و شمار پیش کئے گئے وہ یہ تھے۔ سال گزشتہ 876۔ موجودہ سال 1062)

حضرت صاحب نے فرمایا:۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال پونے دو سو خدام زیادہ آئے ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا تاثر ہے دفتر مرکزیہ اعداد و شمار کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتا حالانکہ اس سے کئی نتائج نکالے جا سکتے ہیں۔ ہر دفعہ سوال کرنے پر ہانپتے کانپتے اور لرزتے ہوئے اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اعداد و شمار کے کام کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔ جتنی کبڈی اور فٹ بال کے میچوں کو دی جاتی ہے۔ ورنہ تمام اعداد و شمار ہر وقت اپنے پاس رکھے جاتے اور منتظمین سوال کرنے پر دلیری سے جواب دیتے اور پھر صرف ایک سال کے ہی نہیں۔ دفتر کے پاس ہر سال کا ریکارڈ ہونا چاہئے۔ یعنی انہیں سوال کرنے پر فوری طور پر بتانا چاہئے کہ 1952ء میں کتنے خدام آئے۔ 1951ء میں کتنے آئے۔ 1950ء میں کتنے آئے۔ 49ء میں کتنے آئے۔ 1948ء میں کتنے آئے۔ اعداد و شمار ہی کسی قوم کا اصل ٹمپریچر ہیں۔ آج کل بیماریوں کی تشخیص ٹمپریچر دیکھ کر کی جاتی ہے۔ جب ٹمپریچر معلوم ہو جائے تو انسان کو یہ تسلی ہو جاتی ہے۔ کہ مرض کی یہ شکل ہے۔ ٹمپریچر ہی بتاتا ہے کہ مریض کو ٹائیفائڈ ہے یا ملیریا ہے۔ پھر ٹمپریچر ہی بتاتا ہے کہ مرض خراب ہو رہا ہے یا مریض شفا کی طرف جا رہا ہے۔ پھر ٹمپریچر ہی بتاتا ہے کہ سوزش یا خرابی زہریلی طرف جا رہی ہے یا شفا کی طرف جا رہی ہے۔ غرض اعداد و شمار نہایت ہی اہم چیز ہیں جس کی طرف مجلس خدام الاحمدیہ نے کبھی توجہ نہیں کی۔ اور مجھے ہر سال ہی اسے تنبیہہ کرنی پڑتی ہے۔ حالانکہ ان کے پاس ہر سال کا نہیں ایک ایک دن کا بلکہ ہر صبح و شام کے اعداد و شمار کا ریکارڈ ہونا چاہئے۔ کیونکہ اعداد و شمار ہی تفصیلی ٹمپریچر ہیں۔ کسی قوم یا جماعت کی صحت تندرستی کا۔ اس کے بغیر کسی قوم کی مرض یا صحت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ میں نے خدام الاحمدیہ کو پہلے بھی کئی بار اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اب پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اس اجتماع کا مقصد خالی کھیل کود نہیں۔ بلکہ اس کی غرض نوجوانوں کے اندر وہ قربانی اور اخلاص پیدا کرنا ہے جس کے ساتھ وہ اپنے فرض کو صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ نے ابھی تک اپنے فرض کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا۔ بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض جگہوں پر نوجوانوں کی اس الگ تنظیم کی وجہ سے ان میں اعتراض کرنے کی عادت پیدا ہو گئی ہے۔ آج ہی ایک خادم مجھے ملنے آئے۔ تو وہ کہنے لگے۔ ہماری جماعت میں یہ یہ خرابی ہے وہ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس نے ایک وقت میں سلسلہ کی اعلیٰ خدمت کی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ان کی روایات اعلیٰ تھیں تو انہوں نے اپنے آپ کو کیوں اس رنگ میں منظم نہ کیا۔ کہ جماعت انہیں آگے لے آتی۔ اور جب لوگ امیر بناتے تو انہی میں سے کسی کو بناتے۔ اگر جماعت کے لوگوں نے ان میں سے کسی کو امیر نہیں بنایا۔ تو اس کے یہی معنے ہیں کہ اب ان کے سلسلہ کے ساتھ پہلے کی طرح اچھے تعلقات نہیں۔ ورنہ جماعت کے لوگوں کو ان سے کوئی دشمنی تھی کہ وہ انہیں نظر انداز کر دے۔ اگر مقامی جماعت نے انہیں آگے نہیں آنے دیا تو ان میں کوئی خرابی ضرور تھی۔ خالی شکایات کرنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس کے تو یہ معنے ہیں کہ کام کرنے والوں کو ہٹا دیا جائے اور نکموں کو آگے لایا جائے۔ اور جماعت کو آوارہ چھوڑ دیا جائے۔ یہ بات قطعی طور پر غلط ہے۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے۔ ایک غیر ملک سے مجھے شکایت آئی کہ جماعت فلاں شخص سے کام لے رہی ہے حالانکہ وہ منافق ہے میں نے اسے جواب میں یہی لکھا کہ آپ کے نزدیک جماعت کا کچھ حصہ تو منافق ہے اور کچھ حصہ جماعت میں شامل تو ہے۔ لیکن کام سے غافل ہے۔ اور جماعت کی کوئی خدمت نہیں کرنا چاہتا۔ آپ کے نزدیک جو لوگ غافل ہیں۔ اور جماعت کی کوئی خدمت نہیں کرنا چاہتے۔ وہ تو (صاحب ایمان) ہیں۔ اور جو خدمت کر رہے ہیں۔ وہ منافق ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ سلسلہ ان لوگوں سے کوئی کام نہیں لے سکتا۔ جو کام نہیں کرتے۔ اس لئے اب سوائے اس کے اور کیا چارہ ہے کہ وہ ان لوگوں سے کام لے جو کام کرنا

باقی صفحہ 5 پر

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

احمدی بچیوں اور بچوں کے نام

پیاری احمدی بچیو اور بچو آج میں تم سے کچھ باتیں کرنی چاہتا ہوں۔ جو سراسر تمہاری آئندہ زندگی کی بہتری اور دین و دنیا کی برکات اور آخرت کی برکات کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یہ سب کچھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت سے ہی ممکن ہو سکتا ہے جس کو یہ حاصل ہو گیا اس کو سب کچھ حاصل ہو گیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سود ہے
اک تری قیدِ محبت ہے جو کر دے رستگار
کوئی راہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار
تیر تاثیرِ محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو! نہ ہونا سست اس میں زینہار
ہے یہی اک آگ تا تم کو بچاوے آگ سے
ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار
اس سے خود آکر ملے گا تم سے وہ یارِ ازل
اس سے تم عرفانِ حق سے پہنو گے پھولوں کے ہار

پیارے بچو! اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرو اس کے بغیر تمہارے اندر وہ خوبصورتی پیدا نہیں ہو سکتی جو ہماری جماعت کے اندر ہونی چاہئے۔ اس طرف توجہ دلانے کے لئے چند امور لکھ رہا ہوں۔

1۔ ماں باپ کی اطاعت ایک فریضہ ہے۔ اگر ماں باپ اپنے بچوں سے کبھی سختی بھی کریں۔ جو دراصل ان کی تربیت کے لئے ہی ہوتی ہے تو ان کو پھر بھی برا نہیں منانا چاہئے۔ اس حد تک کہ ان کے منہ سے "اف" کا لفظ بھی نہ نکلے اس حکم کو پلے باندھ لیں۔ خصوصاً ماں اپنے بچوں کے لئے کیا کیا دکھ نہیں اٹھاتی۔

2۔ تکبر سے اجتناب

"تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک سے اس کو ملے یار"

3۔ خاکساری:۔ اللہ تعالیٰ کو خاکساری پسند ہے۔

"پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلل ہے رہِ درگاہِ باری"

بدظنی سے بچو:۔ بدظنی ایک بہت بڑا گناہ ہے اس سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرو۔

اگر دل میں تمہارے شر نہیں ہے
تو پھر کیوں ظنِ بد سے ڈر نہیں ہے
کوئی جو ظنِ بد رکھتا ہے عادت
بدی سے خود وہ رکھتا ہے ارادت
وہی کرتا ہے ظنِ بد بلا ریب
کہ جو رکھتا ہے پردہ میں وہی عیب
مگر عاشق کو ہرگز بد نہ کہیو
وہاں بدظنیوں سے بچ کے رہیو

5۔ انکساری۔ 6۔ مسکینوں اور یتامیٰ کی دیکھ بھال۔ 7۔ ان سے برابری کا سلوک۔ 8۔ ان کی پرورش۔ 9۔ مخلوق خدا سے پیار

ہر انسان کے لئے بڑے اور چھوٹے، غریب اور امیر کی تفریق اور طبقاتی تقسیم یکسر ختم کی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال بھی ہوں۔ پھر یہ دنیا بھی امن و آشتی اور اخوت کے ذریعہ جنت ارضی کا نظارہ دکھا سکے گی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ انبیاء کی جماعتوں کو حکومت بھی عطا کرتا ہے۔ بظاہر کمزور نظر آنے والے جو سب کچھ اللہ تعالیٰ کی وفاء کے حصول کے لئے قربان کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں لیڈر اور حاکم بنا دیتا ہے۔

10۔ دعا کی ترغیب:۔

"یارا نہیں پاتی ہے زباں شکر و ثناء کا
احسان سے بندوں کو دیا اذن دعا کا
کیا کرتے جو حاصل یہ وسیلہ بھی نہ ہوتا
گر آپ سے دو باتوں کا حیلہ بھی نہ ہوتا
تسکینِ دل و راحت جاں مل ہی نہ سکتی
آلامِ زمانہ سے اماں مل ہی نہ سکتی"

پیارے بچو۔ آپ کو توجہ دلانے کے لئے کہ ان پر اب اور آئندہ زندگی میں کیا کیا ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ ان ذمہ داریوں کی طرف ہمارے امام حضرت امام جماعت الثانی نے آئندہ نسل کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو
جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو
رغبتِ دل سے ہو پابندِ (عبادت) و روزہ
نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو
عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشق صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

11۔ کچھ اپنے متعلق:۔ میرا بچوں سے پیار اور بچوں کا مجھ سے پیار ایک خداداد عطا ہے۔ یہ پیار محدود نہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلا ہوا ہے۔ صرف ایک مثال لکھ رہا ہوں۔ لندن سے امریکہ ہوائی جہاز پر سفر کر رہا تھا۔ جہاں میں بیٹھا تھا اس سے پچھلی سیٹ پر ایک عورت (امریکن) اپنی تین سالہ بچی کا ہاتھ پکڑے آ کر بیٹھ گئی۔ میرے پاس سے گزرتے ہوئے وہ بچی میرے طرف دیکھ رہی تھی۔ مجھے اس کے رونے کی آواز آئی۔ میں نے مڑ کر اس کی ماں کو پوچھا کہ

باقی صفحہ 5 پر

اس کے گرُ بھی حضرت (بانی سلسلہ) ہمیں خوب کھول کھول کر سمجھاتے ہیں۔ "یہ ایک امر واقعہ ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں، نہیں اصل بہادر وہی ہے جو تبدیلی اخلاق پر مقدرت پاوے۔" کوشش کرے اور پھر چھوڑے نہیں یہاں تک کہ اس کی طاقت بڑھ جائے یہاں تک کہ وہ اس بات کا اختیار حاصل کرلے خدا تعالیٰ سے کہ اپنے اخلاق کو تبدیل کر دکھاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔"

پھر حضرت (بانی سلسلہ) ایک اور موقع پر فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔" پہلے حوالے کے بعد اب جو یہ حوالہ پڑھ رہا ہوں اس مقصد کی خاطر، آپ کو سمجھانے کے لئے کہ آپ اگر کوشش کریں گے تو ضرور کامیاب ہوگی۔ کیونکہ یہ کوشش ہواؤں کے رخ کی کوشش ہوگی اگر ہوا کے رخ کے مقابل پر آپ دوڑ لگانے کی کوشش کریں تو بسا اوقات آپ کی کوشش ناکام ہو جائے گی۔ بعض دفعہ مخالف ہوا کے جھونکے تو انسان کو اٹھا کر پیچھے کی طرف دھکیل دیتے ہیں ایسے سائیکل چلانے والے آندھیوں میں جو سائیکل چلاتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ پورے زور سے آگے بڑھ رہے ہیں سائیکل دھکیل کے پیچھے جاپڑتا ہے مجھے بھی خود اس کا تجربہ ہو چکا ہے بعض دفعہ بسوں کو آندھیوں کی تیزی روک کر پیچھے کی طرف دھکیل دیتی ہے۔

تو حضرت (بانی سلسلہ) نے جو فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا چاہتا ہے۔ آسمان سے ہوائیں چل پڑی ہیں کہ تمہیں اخلاق حسنہ عطا کریں۔ اب تم کس تردد میں مبتلا ہو اب کیوں رکتے ہو۔ کوشش کرو اور یقین رکھو کہ تمہاری کوششیں ان آسمانی ہواؤں کے رخ پر چلنے کے نتیجے میں کامیاب ہوں گی جن کو چلانے کا خدا نے فیصلہ فرمالیا ہے۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جاوے"

پس ایسے لوگ لازماً جدا ہو جاتے ہیں اگر غالب ماحول ان کے مزاج کے مخالف ہو وہ زیادہ دیر ساتھ چل نہیں سکتے۔ اکثر اس دور میں، فتنوں کے دور میں جو (منحرف) ہوئے ہیں وہ تمام تر وہی لوگ تھے جو جماعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاطر قربانیوں کی راہوں میں چل سکتے ہی نہیں تھے، پہلے ان کے پردے ڈھکے ہوئے تھے کیونکہ کوئی ابتلا نہیں تھا، کوئی آزمائش نہیں تھی۔ وہ سمجھتے تھے جماعت کا ممبر بننے سے ہمیں فائدے ہی ہیں لیکن جہاں مخالفت کی آندھیاں چلی ہیں ان کا کوئی نام و نشان بھی باقی نہیں رہا جڑوں سے اکھیڑے گئے۔ وہی ثابت قدم رہے جن کے اندر ایمان کی جڑیں مضبوط تھیں اور گہری تھیں جو (-) ایک شجر کی صورت تھے کہ جڑیں زمین میں پیوستہ اور شاخیں آسمان میں خدا سے باتیں کرتی تھیں۔

پس آج کے دور میں حضرت (بانی سلسلہ) کی جماعت سے ان لوگوں کا نکلنا جن کے نکلنے کی (بانی سلسلہ) نے تمنا فرمائی ہے آپ کے اخلاق حسنہ کے نتیجے میں ہوگا۔ اگر جماعت کے رنگ بدل جائیں ساری جماعت اعلیٰ اخلاق پر قائم ہو جائے تو یہ چند بدکردار اور بدخلق لوگ ایسی جماعت میں رہ ہی نہیں سکتے۔ ان کے مزاج اور ہوں گے، ان کا ماحول بدل چکا ہوگا۔ لیکن اگر آپ ان کو اپنے اندر پناہ دیں اگر بدتمیز اور بدخلق انسان کو جو اپنی بیوی سے جھگڑتا ہے جو اپنے بچوں پر ظلم کرتا ہے آپ اگر پیار کی نظر نہیں ڈالتے تو اس کو قبول کی نظر سے دیکھیں باہر آئے تو آپ کی سوسائٹی میں اسی طرح کھلے بانہوں سے اس کا استقبال ہو جیسے ایک صاحب خلق کا ہوتا ہے تو یاد رکھیں آپ نے اس کو پناہ دے رکھی ہے۔ اور حضرت (بانی سلسلہ) فرمارہے ہیں اپنی پناہیں ایسے لوگوں سے اٹھالو، ان کو نکلنے دو، ان کے لئے اپنے اندر رہنے کی گنجائش ہی نہ چھوڑو۔

پس اپنے اخلاق کو اتنا ترقی دو کہ بدخلق اجنبی دکھائی دینے لگیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ جب آپ اجنبی تھے یعنی اس سوسائٹی میں جو بدکردار ہو چکی ہے۔ اب ایسے غالب آجاؤ اپنے خلق حسنہ میں کہ بدکردار لوگ اجنبی دکھائی دینے لگیں اور وہ تمہارے وطن کو چھوڑ کر اپنے نئے وطنوں کی طرف روانہ ہوں۔ (نقل مکانی) بعض دفعہ دو طرفہ رخ رکھتی ہے پہلے انسان خدا کی خاطر گندے لوگوں سے (نقل مکانی) کر کے خدا کی جانب بڑھتا ہے پھر اس کے گرد ایک شہر آباد ہونے لگتا ہے جس کی طرف سب اچھے لوگ کھچے چلے آتے ہیں۔

دیکھو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجرت نے کیا ثابت کیا بعینہٖ یہی تو بات تھی۔ اپنے وطن، اپنی قوم، اپنی دنیاوی عظمتوں اور جائیداد اور مال و منال کو سب کچھ ترک کر کے آپؑ ہجرت کرتے ہوئے ایک لق و دق صحرا میں آپہنچے اور اپنے موعود بیٹے کو اور اس کی ماں کو وہاں آباد کر دیا۔ اب دیکھو تمام دنیا سے دور دور سے کس طرح لوگ اس شہر کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ وہ آماجگاہ ہو گیا ہے نیکیوں کی کیونکہ حج میں یہ لازم ہے کہ اپنے بدی کے کپڑے اتار پھینکو اور ایک سادہ غریبانہ چادر میں ملبوس ہو جاؤ جو بے داغ چادر ہو یہ تمہیں سمجھانے کی خاطر کہ اللہ کو ایسی ہجرتیں قبول ہیں۔ تو ایک مہاجر نے دیکھو کیسی ہجرتیں پیدا کر دیں۔ کتنے ہزار سال پہلے کی بات ہے اور آج تک خانہ کعبہ کی طرف ساری دنیا سے لوگ کشاں کشاں کھچے چلے آتے ہیں۔ وہی رنگ لیتے ہوئے وہی رنگ اپناتے ہوئے۔

اب یہ اللہ کی طرف سے نصیب کی بات ہے۔ انہیں مقام ابراہیمؑ نصیب ہوتا ہے یا نہیں یہ ان کی نیتوں کا حال جانے مگر خدا کے حضور اس طرح حاضر ہونے والے کا کوئی نمونہ دنیا میں آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گا۔ ظاہری طور پر اپنی بدیوں کو چھوڑتے ہوئے آتے ہیں اگر واپس بدیوں کی طرف لوٹ جائیں تو ان کا نصیبہ۔ مگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیمؑ کے اس شہر کو از سر نو آباد کیا ہے اور وہ رونقیں بخشی ہیں جو رونقیں اس شہر کو چھوڑ چکی تھیں۔ پس یہ ہجرتیں ہیں۔ ایک نیکیوں کی ہجرت ہے اور ایک بدیوں کی ہجرت ہے، ایک موقع ایسا بھی آیا تھا جب آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے وہ ساری نیکیاں جو ابراہیمؑ کی وجہ سے اس شہر میں مجتمع ہو گئی تھیں ایک ایک کر کے روانہ ہوئیں نہ توحید رہی، نہ اخلاق حسنہ، نہ صفات باری تعالیٰ کا کوئی مظہر، سارا مکہ ویران ہو گیا۔

تب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے پہلی ہجرت کی ہے پھر اور یہ ہجرت ابراہیمؑ کی ہجرت سے بہت زیادہ شاندار اور بہت زیادہ بقاء رکھنے والی ہجرت تھی۔ وہ ساری خوبیاں مکے میں لوٹ آئیں، وہ توحید کی آماجگاہ بن گیا۔ ہر حسن وہاں سے پہاڑی چشموں کی طرح پھوٹنے لگا۔ آب زم زم میں پاکیزگی پیدا ہو گئی اور سچائی کا پانی بن گیا۔ یہ وہ ہجرت ہے جو پھر اپنے عقب میں اور ہجرتیں لے کر آیا کرتی ہے۔ پس آپ کا فرض ہے بداخلاقی کے شہر سے (نقل مکانی) کر جائیں اور اخلاق حسنہ، (-) کی طرف روانہ ہوں اور یقین رکھیں کہ آپ میں سے ہر ایک کی (نقل مکانی) اپنے پیچھے فوج در فوج بنی نوع انسان کو کھینچ لئے چلی آئے گی پھر یہ شہر ایک شہر نہیں رہتا یہ ساری دنیا میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے زمین کے کناروں تک شہرت پاتا ہے۔

پس خدا کرے کہ ہمیں یہ توفیق نصیب ہو کہ ہم ان کھوئے ہوئے اخلاق حسنہ کو (-) پھر حاصل کر سکیں اپنے وجود کا حصہ بنالیں اپنے گھر کو چمکائیں۔ جگنو کی طرح اگر تھوڑے سے ماحول کو نہیں تو اپنے قریب رہنے والی بیوی کو تو پتہ چلے کہ آپ کے اندر کوئی نور ہے۔ اپنے گھر میں بسنے والے بچوں اور بچیوں کو تو یہ محسوس ہو کہ ہاں نور کا ایک آسمان سے شعلہ اترا ہے، نور کا ایک کرشمہ ہے جو ہمارے گھر میں پیدا ہو گیا ہے۔ یہ نور اگر گھروں میں نہیں دیکھیں گے اگر گھر اندھیرے اور ویران رہیں گے اگر اپنے ماحول میں آپ بدخلق رہیں گے بدتمیز رہیں گے گالیاں دینے میں جلدی کرنے والے ہوں گے اگر زبان پاک اور صاف نہیں ہوگی اگر بخشش سے ناواقف ہوں گے اگر حوصلہ آپ کے قریب تک نہ پھٹکے تو پھر دنیا کو آپ کیسے تبدیل کریں گے۔

خدا کرے کہ ان حقائق کو ہم دیکھیں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر، سمجھیں، سوچیں اور کامل یقین کے ساتھ کہ اگر ہم کوشش کریں گے تو آج خدا کی مرضی ہے کہ ہم ایسے ہی بن جائیں ہماری کوششیں ضرور کامیاب ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

شیخ خورشید احمد

الفضل 23 مارچ 1995ء

فکرونظر

بھارت کے مشہور کانگرسی راہ نما اور وہاں کے سابق گورنر جنرل مسٹر راجگوپال اچاریہ نے ناگپور یونیورسٹی میں نوجوان گریجوایٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرا عقیدہ ہے اور تاریخ میرے اس عقیدے کی شاہد ہے کہ جب تک زندگی میں مذہب اور اخلاقی پاکیزگی کو نمایاں حصہ نہ دیا جائے گا۔ اور زندگی کے ہر شعبہ کو اسی معیار سے جانچا اور پرکھا نہ جائے گا۔ انسان اور سماج کی مصیبتوں پریشانیوں اور الجھنوں میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جائے گا۔"

آپ نے مزید فرمایا:۔

"آج شک و شبہ کے دور میں یہ کہنا آسان ہے کہ خدا کا وجود نہیں یا روحانیت کی دنیا کو ضرورت نہیں مگر ٹھوس حقیقت یہی ہے کہ اصلی مسرت اور اطمینان کا راستہ یہی ہے...... مذہب ایک زندہ طاقت ہے۔ جو بے آسرا کو آسرا ناامید کو امید اور سہارا دیتی ہے۔ اس طاقت کو حقیر یا بے کار نہ سمجھئے۔ آج دنیا ایک مہیب اور ہولناک کش مکش سے دوچار ہے۔ اور انسانیت کو زبردست خطرہ لاحق ہے اگر امید کی کرن کہیں بھی نظر آتی ہے تو وہ مذہب اور روحانیت ہی کے سایہ میں ہے۔"

(صدق جدید 4۔ مارچ 1955ء)

یہ ایک بڑی ہی سچی اور قابل قدر نصیحت ہے جو گویا کلام الٰہی کے ان الفاظ ہی کی توضیح و تشریح ہے کہ خوب جان لو کہ دلوں کی تسکین اور اطمینان کا واحد ذریعہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہی ہے۔

دہریت و مادیت کے اس دور میں ایسی نصیحت اور پھر وہ بھی ایک غیر مسلم کی زبان سے یقیناً یہ ثبوت ہے اس بات کا مذہب کی ضرورت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی جستجو فطرت کی ایک آواز ہے۔ یہ ایک انسانی تقاضا اور تڑپ ہے۔ ایسا تقاضہ اور ایسی تڑپ جسے کفر و الحاد کے ہزاروں پردے بھی چھپا نہیں سکتے۔

اگر ایک غیر مسلم فکر و تدبر کے ذریعہ اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ "امید کی کرن" "مذہب اور روحانیت ہی کے سایہ میں ہی نظر آسکتی ہے" تو یقیناً ایک سچے موحد کے دل میں تو مذہب کی قدر و قیمت اور روحانیت کا احترام اس سے ہزاروں گنا زیادہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ دین حق کا حامل ہے اسے کلام الٰہی جیسی عظیم الشان آسمانی روشنی حاصل ہے۔ جو شکوک و شبہات کو دور کر کے انہیں کامل اور زندہ یقین سے منور کرنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتی ہے۔

(23۔ مارچ 1957ء)

دنیا کی عظیم شخصیات

ہر انسان جو ترقی کا خواہش مند ہے وہ اپنے لئے کسی نہ کسی بڑی شخصیت کو اپنے سامنے رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ سیاسی ہو یا سماجی' معاشرتی ہو یا معاشی' انسانی فطرت چاہتی ہے کہ کوئی بڑا شخص اس کی انگلی پکڑ کر اسے آگے چلائے۔ اور ایسا کرتے ہوئے اس کی زندگی کو کامیاب بنا دے۔ دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ بھی ہوئے ہیں اور بڑے بڑے مذہب کے میدان میں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے لوگ بھی۔ بعض لوگوں کی زندگی میں یہ بات بھی واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ وہ پہلے کیا تھے اور پھر کیا ہو گئے۔ ان کی زندگی نے اس طرح پلٹا کھایا کہ وہ بالکل مختلف شخصیت بن گئے یہ بات بھی عوام الناس کے لئے ایک امید کا پیغام ہے کہ انسان چاہے کچھ ہی ہو اسے مایوس نہیں ہونا چاہئے وہ اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنا سکتا ہے۔

اس وقت ہمارے پیش نظر دنیا کی جو عظیم شخصیت ہے ان کا اسم گرامی عمرؓ ہے اور لقب فاروق آپ کے والد محترم کا نام خطاب تھا۔ اس لئے آپ عمر بن الخطاب کے نام سے مشہور ہوئے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ آٹھویں پشت میں جا کر آپ کا سلسلہ نسب رسول اکرم ﷺ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے کارہائے نمایاں ساری دنیا کے لئے مشعل راہ ہیں۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جن کے ہاتھ میں ضمام اقتدار ہو اور وہ دنیا کے لئے بھلائی کے کام کرنا چاہتے ہوں۔ جو ایک مستحکم نظام کے ماتحت لوگوں کی زندگیاں سنوارنے کا فریضہ ادا کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کی ولادت 583ء میں مکہ میں ہوئی اور آپ نے ابتداءً رسول کریم ﷺ کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا۔ کہا جا سکتا ہے کہ آپ شدید ترین دشمنوں میں سے تھے بلکہ اس دشمنی کا وہ اس طرح اظہار کرنا چاہتے تھے۔ کہ ان کی خواہش تھی کہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ ان کے ساتھی بھی اپنے رنگ میں بڑی بڑی عظیم شخصیات تھیں اور تھیں وہ سب کی سب رسول کریم ﷺ کی مخالفت میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھ رہی تھیں۔ حضرت عمر بن الخطاب نے جب یہ فیصلہ کر لیا کہ اس جھگڑے کو فوری طور پر نبٹایا جائے اور رسول کریم ﷺ کی زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے تو آپ گھر سے نکلے یہ عزم لئے ہوئے کہ آج وہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی کا خاتمہ کر دیں گے۔ راستے میں حضرت نعیم بن عبد اللہ ملے اور جب انہوں نے پوچھا کہ کیا ارادہ لے کر کہاں جا رہے ہیں اور حضرت عمر نے اپنے دل کی بات انہیں بتا دی تو حضرت نعیم بن عبد اللہ کہنے لگے کہ جس کام کے لئے جا رہے ہو اس سے پہلے یہ تو پتہ کر لو تمہارے گھر والوں میں سے کون کون ان کے ساتھ مل چکا ہے۔ خاص طور پر انہوں نے حضرت عمر کی بہن کا ذکر کیا اور ان کے بہنوئی کا بھی کہ وہ رسول کریم ﷺ کے پیروکار ہو چکے ہیں۔ بھلا یہ بات حضرت عمر کس طرح ٹھنڈے دل سے سن سکتے تھے۔ اور رسول کریم ﷺ تک پہنچنے سے پہلے وہ ان کا خاتمہ کیوں نہ کر دینا چاہتے تھے جو ان کے پیروکار بنے تھے۔

وہ اپنی ہمشیرہ کے گھر گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا وہ واقعی رسول کریم ﷺ کے پیروکار ہو چکے ہیں۔ جواب ملنے پر انہوں نے اپنے بہنوئی کو خوب مارا پیٹا۔ جب اپنے خاوند کو چھڑانے کے لئے ان کی بہن آگے بڑھیں تو انہوں نے ان کو بھی مارا۔ اور اس وقت مار کھاتے ہوئے ان کی بہن نے کہا کہ ہم تو مسلمان ہو چکے ہیں تم سے جو کچھ بن پڑتا ہے۔ کر لو۔ اور یہ بھی اپنی بات میں اضافہ کیا کہ کیا تم ہمیں اس لئے مارتے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں۔ باقی کسی بات کا تو حضرت عمر پر اثر نہ ہوا لیکن یہ سن کر کہ کیا تم ہمیں اس لئے مارتے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں آپ شرمندہ سے ہو گئے اور کہنے لگے اچھا جو کتاب تم پڑھ رہے تھے مجھے دکھاؤ۔ بہن نے وہ کتاب دکھانے سے پہلے کہا کہ تم اسے چھو نہیں سکتے۔ اپنے آپ کو پاک صاف کرو۔ پھر اسے چھونا۔

غرض وہ اس واقعے کے بعد جب رسول کریم ﷺ کے دروازے پر پہنچے اور آواز دی تو بعض رفقاء نے یہ عرض کی کہ عمر معلوم ہوتے ہیں۔ دروازے پر نہ جائیں۔ لیکن رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں وہ خود جا کر دروازہ کھولیں گے۔ دروازہ کھولا اور دیکھا تو سامنے حضرت عمر کھڑے تھے۔ آپؐ نے پوچھا کہ عمر کیا ارادہ لے کر آئے ہو۔ چنانچہ یہ سنتے ہی حضرت عمر کہنے لگے آپؐ کی اطاعت کا ارادہ لے کر آیا ہوں۔ آپ پر ایمان لے آیا ہوں چنانچہ ان کی کایا پلٹ گئی اور وہ رسول کریم ﷺ کے پیروکاروں میں شامل ہو کر آپ کے ایسے فدائی بنے کہ ویسے فدائی بہت کم تھے۔

جب آپ کو رسول اکرم ﷺ کی خلافت کا موقعہ ملا اور آپ نے دس سال تک آپ کی خلافت کی۔ تو حکومت میں خاصی وسعت پیدا ہوئی۔ اور بتایا جاتا ہے کہ بائیس لاکھ مربع میل تک یہ حکومت پھیل گئی۔ اس کے انتظام کے لئے آپ نے صوبے قائم کئے۔ صوبوں کے گورنر مقرر کئے اور نظام حکومت چلانے کے سلسلے میں مفصل ہدایات دیں۔ حضرت عمر بن الخطاب کی یہ ہدایات آج بھی دنیا کے لئے مشعل راہ کا کام دیتی ہیں۔

(ن-س)

> خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محمد سرور

برطانوی تاریخ کے پہلے مسلمان رکن پارلیمنٹ

> برطانیہ کی تاریخ کے پہلے مسلمان رکن پارلیمنٹ محمد سرور کی زندگی کے بارے میں لندن ٹائمز نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جسے روزنامہ جنگ کے کالم نگار اسد اللہ غالب نے اپنے کالم "انداز جہاں" میں شائع کیا ہے۔ اس میں سے ایک حصہ ذیل میں روزنامہ جنگ 24 مئی کی اشاعت کے شکریہ کے ساتھ درج ہے۔ (ادارہ)

لندن ٹائمز نے محمد سرور کی نجی زندگی کی تفصیلات ایک الگ رپورٹ میں پیش کی ہیں۔ اخبار کا سکاٹ لینڈ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ محمد سرور 1952ء میں انتہائی غربت کے ماحول میں پاکستان میں پیدا ہوا۔ وہ چار سال کا تھا کہ اس کا باپ قسمت آزمائی کے لئے سکاٹ لینڈ چلا گیا۔ اگلے 17 برس میں محمد سرور نے اپنے باپ کو صرف ایک بار دیکھا لیکن خاندان کو اس کے چیک باقاعدگی سے ملتے رہے۔ سرور کا باپ کپڑے بیچنے کا کاروبار کرتا تھا۔ 1973ء میں محمد سرور کے باپ نے اپنے خاندان کو اپنے پاس بلا بھیجا۔ اس وقت سرور کی عمر 22 برس کی تھی۔ برطانوی قانون کے تحت سرور کنبے کا زیر کفالت فرد نہیں تھا اس لئے اسے پاکستان ہی میں رہنا پڑا۔ تین سال بعد اس کا چچا پاکستان گیا اس کی 17 سالہ بیٹی پروین اس کے ہمراہ تھی جس کی سرور کے ساتھ شادی کر دی گئی۔ اس طرح سرور کو برطانیہ آنے کی اجازت ملی۔ نو بیاہتا جوڑے کو اگلے دس برس تک آرام کی مہلت نہ ملی۔ دونوں صبح 9 بجے سے شام 7 بجے تک ہفتے کے سات دن خاندان کی دکان پر کام کرتے تھے۔ یہ دکان پورے خاندان کی گزر بسر کے لئے کافی نہ تھی۔ سرور اور اس کا بھائی رمضان نئے مواقع کی تاک میں رہے۔ ایک مقامی انڈے کے تھوک تاجر کا بزنس خراب ہوا تو دونوں بھائیوں نے اس کا سارا مال اٹھا لیا اور وہ شہر کی دکان پر انڈے تقسیم کرنے لگے۔ یہیں سے دونوں بھائیوں کی یونائیٹڈ کیش اینڈ کیری کی ابتداء ہوئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ کاروبار پھولتا پھلتا چلا گیا اور اس کی سالانہ فروخت 80 ملین پونڈ تک پہنچ گئی۔ سرور اور ان کی بیگم کا اس بزنس میں آدھا حصہ ہے لیکن بیگم سرور کا کہنا ہے کہ وہ کروڑ پتی نہیں ہیں "ہم آرام میں ہیں لیکن کروڑ پتی ہونے کی بات بکواس ہے۔ ان کے چار بچے ہیں جو پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔ سرور کا کہنا ہے کہ سیاست اس کی گھٹی میں پڑی ہے نو عمری کے زمانے میں میرے ذہن میں دنیا کو بدلنے کی امنگیں پیدا ہوئی تھیں۔ میں ان لوگوں کا ساتھ دینا چاہتا ہوں جو امیر اور غریب کے درمیان فرق کو کم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ 1967ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کی بنیاد پڑی محمد سرور 15 سال کا تھا وہ پی پی پی میں شامل ہو گیا۔ سکاٹ لینڈ میں وہ پارٹی کا صدر بن گیا۔ اس عہدے پر وہ 1992ء تک فائز رہا۔ اس سال وہ گلاسگو کے ایک شہری حلقے سے کونسلر منتخب ہوا وہ لیبر پارٹی میں دس سال سے شامل تھا۔ 1995ء میں ایک ووٹ کے فرق سے لیبر پارٹی نے اسے 97ء کے انتخابات کے لئے ٹکٹ جاری نہ کیا۔ سرور نے مخالف لیبر امیدوار پر دھاندلی کے الزامات لگائے۔ پارٹی کے ٹکٹ کے لئے دوبارہ انتخابات کرائے۔ اب کے اسے 82 ووٹوں کی اکثریت حاصل ہو گئی اس کے مخالفین نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ گلاسگو سے دوسری مرتبہ کونسلر کے انتخاب میں اسے کامیابی حاصل ہوئی تو مخالفین نے اس پر دھاندلی کے الزامات عائد کئے۔ لیبر پارٹی کو تحریری شکایات موصول ہوئیں لیکن کسی کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ آئی۔ حالیہ عام انتخابات میں سرور کو شکست دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ مخالفین نے ووٹرز لسٹ کو چیلنج کیا اور الیکشن حکام نے سات ووٹروں کو بے قاعدگیوں کی وجہ سے فہرست سے خارج کر دیا۔ سرور کے حلقے میں 484 نئے ووٹوں کا اندراج ہوا جن میں سے 204 سرور کے وارڈ سے تعلق رکھتے تھے۔ انتخابات کے دوران یہ کہانی مشہور کی گئی کہ ایک شخص پولنگ سٹیشن پر پہنچا تو اسے بتایا گیا کہ اس کا ووٹ ڈالا جا چکا ہے۔ یہ الزام بھی عائد کیا گیا کہ بعض ووٹر اپنے ایڈریس پر رہائش پذیر نہیں تھے۔ پولنگ کے دوران ان شکایات کی پولیس نے تحقیقات کی لیکن کسی فریق پر کوئی الزام عائد نہ کیا جا سکا۔ انتخابی مہم کے دوران لندن کے ایک موہن سنگھ نے سرور کے خلاف کسی قسم کا الزام سامنے لانے والے کے لئے دو لاکھ پچاس ہزار پونڈ کی خطیر رقم انعام میں دینے کا اعلان کیا تھا اگرچہ ان الزامات کی تردید بھی کی گئی لیکن گلاسگو میں کوئی بھی سرور پر انگلی اٹھانے والا سامنے نہ آیا۔ یکم مئی کو سرور کو پہلے مسلمان برطانوی رکن پارلیمنٹ ہونے کا اعزاز ملا تو ایک بھونچال سا آ گیا۔ محمد سرور نے برطانوی دارالعلوم میں قرآن پر حلف لے کر ایک نادر مثال قائم کی۔ یہ سب کچھ بعض حلقوں کی برداشت سے باہر تھا۔ بالآخر سرور کے ایک حریف مسلمان امیدوار بدر اسلام کی زبانی اب ایک ایسا الزام لگایا گیا ہے جس پر سرور کا میڈیا ٹرائل شروع ہو گیا ہے۔ سرور اب تک کئی آزمائشوں سے سرخرو نکلا ہے لیکن اب اس کی قسمت میں کیا لکھا ہے اس کی پیش گوئی کرنا مشکل ہے۔ انتخابی کامیابی کے ہنگامے میں میں نے سرور کو فون پر تلاش کر لیا تھا لیکن ان سطور کو تحریر کرنے سے پہلے میں نے سرور کے تمام فون نمبروں پر تلاش کرنے کی کوشش کی جس میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ گلاسگو کے گھر سے محمد سرور

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31143 میں محمد اسلم ولد میاں محمد فاضل قوم گوجر پیشہ ریٹائرڈ عمر ساٹھ سال نو ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فتح پور ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-11-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- مکان برقبہ 10 مرلہ واقع دارالعلوم مالیتی-/350000 روپے- 2- پلاٹ برقبہ 15 واقع احمد باغ راولپنڈی مالیتی-/55000 روپے- 3- مکان برقبہ 6 مرلہ واقع فتح پور مالیتی-/80000 روپے-4- ترکہ والد صاحب زمین بارانی 8 کنال مالیتی-/32000 روپے- 5- نقد رقم-/700000 روپے- کل جائیداد مالیتی-/1217000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/2834 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں- اور مبلغ -/12500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا-اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا ہوں گا- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد محمد اسلم مکان 94/1 محلہ کہال ایبٹ آباد گواہ شد نمبر1 نصراللہ خان ناصر وصیت نمبر 17447 گواہ شد نمبر 2 رشید احمد وصیت -29854

مسل نمبر31144 میں عبدالعزیز ولد غلام محمد صاحب قوم جٹ ہنجرا پیشہ دکانداری عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-2-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- سرمایہ تجارت بصورت کیسٹ مالیتی-/35000

روپے- فروخت شدہ زمین مالیتی-/82000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا-اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا-اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد عبدالعزیز عباسیہ چوک قمر کیسٹ پوائنٹ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر1 چوہدری منیر احمد وصیت نمبر 19516 گواہ شد نمبر2 رفیق احمد برادر موصی-

مسل نمبر31145

I-Mrs. Yuyu w/o Tatang Somantri

پیشہ خانہ داری عمر48 سال بیعت 1966ء احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3-9-95 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- حق مہر-/200000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/32000 روپے ماہوار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی-اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ Mrs.Yuyu انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Drs.E. Mahmud Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Engkos Koswara انڈونیشیا-

مسل نمبر31146 میں عائشہ طارق زوجہ طارق احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-6-96 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- زیورات طلائی 600 ملی گرامز 179 گرامز-2- بالیاں-/2000 روپے-3- حق مہر 6000 ہزار مارک- اس وقت مجھے مبلغ-/100 مارک ماہوار بصورت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ عائشہ طارق جرمنی گواہ شد نمبر1 طارق احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 کولمبس خان وصیت نمبر-251818

مسل نمبر31147 میں ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ولد ملک ماسٹر غلام حیدر قوم اعوان پیشہ ڈاکٹر عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور حال کرمان ایران بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-8-94 میں وصیت کرتا ہوں

کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/40000 ہزار تومان ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ملک ٹاؤن شپ لاہور حال ایران گواہ شد نمبر1 ملک غلام مصطفیٰ وصیت نمبر20935 گواہ شد نمبر 2 غلام نبی وصیت نمبر-26319

مسل نمبر31148 میں فرشتہ احمدی زوجہ ملک مرتضیٰ احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر35 سال بیعت 1974ء ساکن ٹاؤن شپ لاہور حال ایران بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-8-94 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- حق مہر -/100000 تومان وصول شدہ- اس وقت مجھے مبلغ 23 ہزار تومان ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ فرشتہ احمدی 2/ B I-184 ٹاؤن شپ لاہور حال ایران گواہ شد نمبر1 ملک مرتضیٰ احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 غلام نبی اعوان وصیت نمبر-26319

مسل نمبر31149 میں ملک طارق مرتضیٰ اعوان ولد ملک ڈاکٹر مرتضیٰ احمد قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-9-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا-اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد ملک طارق مرتضیٰ اعوان B II-I-184 ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 امتہ الباسط وصیت نمبر26320 گواہ شد نمبر2 غلام نبی اعوان وصیت نمبر26319 گواہ شد نمبر3 نسیم اختر مسل نمبر-31018

مسل نمبر31150 میں سجاد سعید ملک ولد ملک سعید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-9-96 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد سجاد سعید ملک 18/6 آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 امان اللہ وصیت نمبر26581 گواہ شد نمبر2 کلیم احمد وصیت نمبر-28140

مسل نمبر31151 میں ضیاء الدین بٹ ولد صلاح الدین بٹ قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آصف بلاک اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3-2-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد ضیاء الدین بٹ مکان نمبر A-9 گلی نمبر2 آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 امان اللہ خان وصیت نمبر26581 گواہ شد نمبر2 کلیم احمد وصیت نمبر -28140

مسل نمبر31152 میں مدثر خالد ولد سید خالد محمود قوم سید پیشہ تعلیم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-1-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد مدثر خالد 22/7 آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 امان اللہ خان وصیت نمبر26581 گواہ شد نمبر2 کلیم احمد وصیت نمبر-28140

امداد برائے مستحق طلباء

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے- اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے-

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے- براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں-

(نگران امداد طلباء)

آپ کا خط ملا

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں۔

مکرم و محترم جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل نسیم سیفی صاحب

الفضل کے 24۔ مئی 1997ء کے شمارہ میں مکرم مرزا مجید احمد صاحب کا مضمون بہت پسند آیا روزانہ ہی کوئی نہ کوئی تحریر ایسی ہوتی ہے۔ کہ تعریف کرنے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن کوئی نہ کوئی مجبوری آڑے ہو جاتی ہے۔ بس حساب دوستاں در دل کہہ کر تنقید و تعریف دل میں لئے۔ دوسرے کاموں میں مصروف ہو جاتی ہوں جن کے بغیر گزارہ نہیں۔ آپ کی جھولی میں اتنی پھول ہیں تو ساتھ ادھر ہیں۔ پھر عورتوں کو جو چو مکھی گھر اور خانہ داری میں لڑنا پڑتی ہے وہ سمجھئے کہ سونے پر سہاگہ ہے۔ یوں دامن معطر تو رہتا ہے۔ اور قریب والے لوگ خوشبو سے سرفراز بھی ہوتے ہیں۔ آپ کے قرب وجوار میں بہار ہے مشام جان میں تازگی رہتی ہے جواں تحریروں سے آپ کا واسطہ رہتا ہے اور ہمارا مریضوں سے۔ لیکن دکھ درد کی یادیں بھی ایک کرب وبلا سے کم نہیں ہوتیں۔ مریضوں پر بیتے ہوئے جان لیوا سچ مچ جان لیوا لمحات ہمارا خون جگر بھی نچوڑ کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ یوں بچا ماندہ وقت تحریروں کے حصے آتا ہے۔ اس پر کیا مان کریں؟؟

مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

مکرم محترم جناب سیفی صاحب مدیر روزنامہ الفضل۔

دو ماہ ہوئے میری بیٹی فوزیہ یاسمین ایم اے نے مجھے ناروے سے فون کیا کہ ابو جان یہاں جس علاقہ میں ہم رہتے ہیں بڑی تنہائی ہے۔ احمدی تو کجا پاکستانی بھی خال خال ہیں۔ اگرچہ میں نے یہاں کی زبان نارویجن سیکھ لی ہے مگر تنہائی پھر بھی قائم ہے۔ آپ یہاں میرے نام الفضل لگوا دیں۔ اس سے مرکز اور ملکی حالات سے آگاہی ہوگی۔

چنانچہ میں نے اس کا فون آتے ہی اس کے نام الفضل اخبار لگوا دیا۔ اب اس کا خط آیا ہے ابا جان آج صبح میں مکان کی بیرونی دیوار کے ساتھ لگے لیٹر بکس کو دیکھنے گئی کہ کوئی خط یا یہاں کا مقامی اخبار آیا ہے۔ ابو جان جب لیٹر بکس کھولا تو میری خوشی کی انتہاء نہ رہی کہ سامنے پیارے پیارے الفضل کا پیکٹ پڑا تھا۔ اللہ تیرا کتنا بڑا احسان ہے اور ابو آپ کا بہت بہت شکریہ کہ میری خواہش کو اتنی جلد پورا کر دیا۔ اخبار کا پیکٹ لے کر کمرے کی طرف دوڑی اور جلدی سے پیکٹ کھول کر تمام اخبارات کی موٹی موٹی سرخیاں پڑھیں۔

خدایا اس قدر لطف آیا جو بیان سے باہر ہے۔ ابو جان محترم انکل سیفی صاحب کو میرا سلام کہیں اور بہت بہت شکریہ۔ میں حیران ہوں کہ محترم سیفی صاحب اتنی پابندیوں کے باوجود کس عمدگی سے اخبار ایڈٹ کر رہے ہیں یہ خاص الٰہی تائید ہے اور اپنے پیارے امام کی دعائیں۔ بھائی جان آغا صاحب کو میرا اسلام دیں اور ان کا بھی بہت بہت شکریہ۔

OOO

تحصیل حاصل پور

O مورخہ 16 مئی 1997ء تحصیل حاصل پور کی جماعتوں حاصل پور، چک 84 فتح، چک 190 مراد (چھو تا والا) اور چک 161 مراد سے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم اکرام اللہ صاحب بھٹی (مربی سلسلہ) کے ہمراہ زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 19 بچے 6 خواتین اور 6 مرد شامل تھے۔

وفد کے قیام وطعام کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا۔ وفد نے چار دن قیام کیا۔ اس دوران بچوں اور خواتین نے مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ (نائب صدر لجنہ اماء اللہ) سے ملاقات کی۔ وفد نے نمائش دیکھی اور دفتر وکالت وقف نو، دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان، ایوان محمود اور M.T.A کے دفاتر کا وزٹ کیا اور مختلف شعبہ جات سے متعلق تعارف حاصل کیا۔ وفد نے بہشتی مقبرہ کی سیر کی اور آئمہ احمدیت اور بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی۔ بچوں نے دار الضیافت میں رہائش کے انتظامات کے علاوہ کھانا تیار کرنے اور روٹی پکانے کے انتظامات بھی دیکھے۔ مشینوں کے ذریعہ آٹا گوندھنے اور روٹی پکانے کے نظام پر بچوں اور بڑوں نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔ وفد نے جامعہ احمدیہ کا بھی وزٹ کیا اور مختلف شعبہ جات سے متعلق معلومات حاصل کیں مکرم احمد طاہر مرزا صاحب (اسسٹنٹ لائبریرین جامعہ احمدیہ) نے لائبریری کا مکمل تعارف کروایا اور اس کی اہمیت اور افادیت سے متعلق بچوں کو تفصیلاً آگاہ کیا۔ اسی طرح واقفین نو بچوں نے خلافت لائبریری بھی دیکھی جہاں محترمہ شکیلہ صاحبہ (اسسٹنٹ لائبریرین) نے لائبریری کے مختلف شعبہ جات کا تعارف کروایا۔

مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب (نائب وکیل وقف نو) سے بچوں اور دیگر احباب نے ملاقات کی اس ملاقات میں مکرم میر صاحب نے بچوں کے علمی اور تربیتی امور کا جائزہ لے کر توجہ دلائی۔ بچوں کو دریا چناب کی سیر بھی کرائی، اس موقع پر بچوں نے کشتی کے ذریعہ دریا کا نظارہ کیا اور خوب لطف اندوز ہوئے۔ بیوت الحمد سے ملحقہ ایک سیرگاہ میں بھی بچوں کو لے جایا گیا جہاں مختلف جھولوں اور دیگر کھیلوں کے انتظامات موجود ہیں۔ بچے ان کھیلوں سے خوب محظوظ ہوئے۔ بچوں کا ایک علمی پروگرام MTA کے لئے بھی ریکارڈ کیا گیا۔

مورخہ 19 مئی بروز سوموار شام ساڑھے سات بجے وفد واپسی کے لئے بذریعہ ٹرین روانہ ہوا۔ وفد کو دعا کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ مکرم عبد الحلیم احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے دعا کرائی۔

وکالت وقف نو مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب

صاحبزادہ مرزا مسرور احمد۔ صدر تزئین ربوہ کمیٹی

ربوہ کے ایک محلہ کی تزئین کمیٹی کی قابلِ تقلید مساعی

فروری 1997ء کی شجرکاری مہم کے آغاز پر دار الصدر شرقی ربوہ نے اپنے محلہ کو اٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی صفائی اور شجرکاری کے لئے ایک خصوصی پروگرام تشکیل دیا۔ اس محلہ کو پانچ حلقوں میں تقسیم کر کے پانچ ذیلی کمیٹیاں مقرر کی گئیں اور مجموعی طور پر نگرانی و راہنمائی کے لئے بھی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ تاکہ اپنے محلہ کو مثالی محلہ بنایا جا سکے۔

سب سے پہلے مرحلہ پر بذریعہ وقار عمل محلہ کی صفائی کا پروگرام تھا۔ کئی اجتماعی وقار عمل کئے گئے اور اہل محلہ نے کوڑے اور گند کے کئی ڈھیروں کو بذریعہ ٹرالی محلہ سے ختم کیا۔ اس کے بعد انفرادی وقار عمل ہوتے رہے اور اہالیان محلہ نے اپنے اپنے گھر کے اندرونی و بیرونی ماحول کی صفائی کی۔ اس کے بعد حسب ضرورت جہاں جہاں مزدوروں کی ضرورت پیش آئی۔ وہاں مزدوروں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ گلیوں میں کیاریاں بنائی گئیں اور پودے لگانے کے لئے گڑھے کھودے گئے۔ ہر گھر نے اپنے طور پر اپنے صحنوں میں اپنی مدد آپ کے تحت پودے حسب استطاعت خرید کر لگائے۔ اہل محلہ کے جوش و خروش کے پیش نظر تزئین ربوہ کمیٹی نے گلیوں میں لگانے کے لئے تقریباً 450 مختلف انواع کے پودہ جات اہل محلہ کو Free مہیا کر دیئے۔ اہل محلہ نے پوری ذمہ داری کا مظاہرہ کیا اور ان پودوں کی ابھی تک دیکھ بھال کر رہے ہیں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ تقریباً تمام پودہ جات پروان چڑھ رہے ہیں۔ محلہ کی گلیوں میں چھوٹے چھوٹے بورڈ لگوائے گئے ہیں جن پر صفائی قائم رکھنے کے بارے میں توجہ دلائی گئی ہے۔

دو چھوٹے چھوٹے پلاٹس تیار کئے جا رہے ہیں جو کہ امید ہے کہ آئندہ شجرکاری سیزن تک تیار ہو جائیں گے۔

اگر ہم دار الصدر شرقی کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں جا کر دیکھیں تو واضح طور پر صفائی اور شجرکاری کے اچھے نمونے نظر آتے ہیں۔ باوجود بہت سی مشکلات کے اہل محلہ کی یہ مساعی قابل قدر ہیں۔ گو ابھی صفائی اور تزئین کا کام اہل محلہ کے نزدیک مکمل نہیں تاہم اگر اہل محلہ نے اسی جذبہ کے تحت کام جاری رکھا تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ محلہ ربوہ کا خوبصورت ترین محلہ بن جائے۔

گھروں کے کوڑا کرکٹ کے لئے محلہ میں دو Dump موجود ہیں جہاں سے کوڑا اٹھوانے کے لئے اہل محلہ نے ایک خاکروب اور گدھا ریڑھا کا انتظام کر رکھا ہے۔ جس کے اخراجات بھی اہالیان محلہ اپنی مدد آپ کے تحت پورا کرتے ہیں۔ گلیوں کی صفائی کے لئے بھی ایک خاکروب رکھا ہوا ہے۔ مختصراً یہ کہ اس محلہ کی مساعی دوسرے محلہ جات کے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں۔ تزئین ربوہ کمیٹی مکرم صدر صاحب محلہ دار الصدر شرقی کی مشکور ہے کہ انہوں نے محلہ کی صفائی و خوبصورتی کے لئے خصوصی مساعی کیں۔ اسی طرح محلہ کی تزئین کمیٹی کے صدر مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں سیکرٹری کمیٹی مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب۔ شجرکاری کے نگران مکرم سید خلیل احمد صاحب اور عزیزم سید عطاء المحمود صاحب کے خصوصی تعاون پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اہل محلہ اس مہم کو نہ صرف جاری رکھیں گے بلکہ پہلے سے بھی بہتر خطوط پر استوار کریں گے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو دوسرے محلہ جات بھی صفائی و شجرکاری کی مہم میں بھرپور حصہ لیں گے۔

اعلان داخلہ

O عثمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کراچی نے مندرجہ ذیل بیچلر پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے (1) الیکٹرانکس (2) کمپیوٹر سسٹم

وہ طلبہ جنہوں نے F.Sc پری انجینئرنگ مضامین کے ساتھ پاس کی داخلہ کے لئے Apply کر سکتے ہیں۔ داخلہ سے قبل ایک رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ 250 روپے کے عوض ادارہ واقع سٹریٹ 13۔ بلاک 7 گلشن اقبال سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23 جون 97ء ہے۔

محترمہ شگفتہ صاحبہ (کلاس ٹیچر وقف نو) اور دیگر سیکرٹریان اور معاونین کی بے حد مشکور ہے کہ انہوں نے بڑی محنت اور کوشش سے یہ پروگرام ترتیب دیا۔

(وکالت وقف نو)

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں

ضروری گزارش

O شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

خبریں

ربوہ : 5- جون-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام نے ہمیں بھارت سے بات اور دوستی کرنے کا مینڈیٹ دیا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے عوام آپس میں دوستی پیدا کرنے کے خواہش مند ہیں۔ پاکستان کے عوام کو اگر بھارت سے دوستی کرنے کی پالیسی اگر ناپسند ہوتی تو وہ ہمیں اتنے ووٹ نہ دیتے انہوں نے کہا کہ اب ایسا وقت آگیا ہے کہ لڑنے کی بجائے دوستی کی جانی چاہئے۔ یہ باتیں انہوں نے ایک غیر ملکی ٹیلی ویژن سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ خارجہ سیکرٹریوں کی ملاقات اور بات چیت امید افزا ہوگی اور رشتے بہتر ہوں گے۔ ہمیں پچاس برسوں کی غلطیوں سے کچھ سیکھنا چاہئے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس عرصہ میں ہم نے "کھویا ہی کھویا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ دونوں ممالک میں اعلیٰ سطح کی ملاقاتیں ہوں گی تو "را" اور "آئی ایس آئی" کو بھی مل بیٹھنے کا موقعہ ملے گا اور یہ ایجنسیاں اپنے معاملات خود حل کرلیں گی۔

○ بری فوج کے سربراہ جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ ہم ملک کے اندر میزائل بنانے کی صلاحیت حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی حدود کی خلاف ورزی اور میزائلوں کی تنصیب بھارت کی سوچی سمجھی پالیسی ہے۔ اور بھارت کی اس پالیسی کے نتیجہ میں علاقہ میں امن کے لئے مجموعی کوششوں کو نقصان پہنچے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ فوج کو ملکی سرحدوں اور قومی مفادات کے تحفظ کے لئے عوام کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ بری فوج کے سربراہ نے مزید کہا کہ مضبوط اندرونی اور بیرونی دفاع قومی سلامتی پالیسی کی بنیاد ہیں۔ انہوں نے اعادہ کیا کہ پاک فوج قومی تشخص ' قومی مفادات' ملکی سلامتی اور سرحدوں کی حفاظت کرتی رہے گی۔ اور اس سلسلے میں فوج کو عوام کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ اور یہ تعلق ملک کو درپیش عارضی اقتصادی سیاسی اور معاشرتی مسائل سے بڑھ کر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دفاعی اخراجات میں کسی اضافہ کے بغیر عسکری چوکسی کو یقینی بنایا جائے گا۔

○ ریڈیو جدہ کے مطابق امریکہ نے بھارت اور پاکستان دونوں کو وارننگ دی ہے کہ اگر کسی نے بھی خود کار میزائل نصب کرنے کی کوشش کی تو نہ صرف اس کی مخالفت کی جائے گی بلکہ اس اقدام کو روکا بھی جائے گا۔ تاہم امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے واشنگٹن پوسٹ کی اس خبر کی تردید یا تصدیق کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ بھارت نے گزشتہ دنوں میزائلوں کی معمولی تعداد لانچنگ سائٹ پر پہنچا دی ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ ایسی کسی کوشش کا جواب انتہائی منفی صورت میں دے گا۔ کیونکہ ایسا کوئی اقدام علاقائی سلامتی کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ اس کے برخلاف بھارتی حکام نے امریکی میڈیا کی رپورٹ کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ جالندھر میں پرتھوی میزائل نصب کرنے کی خبر امریکی انٹیلی جنس ایجنسیوں کی شرارت ہے اور امریکہ یہ چاہتا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والے مذاکرات ناکام ہوجائیں۔

○ وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کی صدارت میں ہونے والے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایک اطلاعات کی ٹیکنالوجی کا خود مختار کمیشن قائم کیا جائے۔ تاکہ ان شعبوں کی نشان دہی کی جاسکے جن میں اطلاعات سے متعلق ٹیکنالوجی کا اطلاق کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ یہ کمیشن اطلاعات کی ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں کو سرمایہ کاری کے لئے دعوت دے گا۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ کمپیوٹر سافٹ ویر کی برآمد بڑھانے پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ اس اجلاس میں وزیر خزانہ سرتاج عزیز اور منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین اور سی۔ پی۔ آر کے چیئرمین نے بھی شرکت کی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے عوام کی سہولت کے لئے صوبے بھر میں موٹر سائیکل پر ڈبل سواری کی پابندی فوری طور پر اٹھانے کا حکم دے دیا ہے۔ اور اس سلسلے میں چیف سیکرٹری پنجاب اور صوبے بھر کی انتظامیہ کو احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ تاہم انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ امن و امان کی خاطر اپنے موٹر سائیکل اور سکوٹر پر نمبر پلیٹ واضح اور قانون کے مطابق لگوائیں۔ اور سڑک پر آنے سے پہلے گاڑی کے تمام کاغذات چیک کریں تاکہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو کسی قسم کا مسئلہ نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ جو پولیس اہلکار کاغذات اور قومی شناختی کارڈ دیکھنے کے لئے مانگے اسے فوری طور پر دکھایا جائے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ بینکوں اور تمام مالیاتی اداروں کے سربراہوں کو واضح ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ 30۔ارب روپے کے رکے ہوئے قرضوں کی وصولی کا کام ہنگامی بنیادوں پر مہم کی صورت میں شروع کر دیا جائے۔ انہوں نے 3900 بیمار صنعتوں کی بحالی کے لئے بینکوں کو تین ماہ کی مہلت دی ہے اور کہا ہے کہ جو صنعتیں بحال نہیں ہوسکتیں ان کی لیکوڈیشن کی جائے۔ میاں محمد نواز شریف نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بجلی کے نرخ نہیں بڑھائے جائیں گے۔ ٹیرف جتنا بڑھے گا اتنی ہی چوری بڑھ جائے گی اور عملاً کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ اس بات کا بھی خطرہ ہے کہ مصنوعات کی لاگت میں بھی ناقابل برداشت حد تک اضافہ ہوجائے گا۔

○ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں طالبان کا اسلحہ ڈپو دھماکوں سے اڑ گیا۔ اور بارود نے سارے شہر میں تباہی مچادی۔ افغان دارالحکومت کے مشرقی علاقہ قلعہ بالا حصار کے تہہ خانے میں موجود گولہ بارود کا ذخیرہ جس میں دور مار راکٹ بھی شامل تھے۔ زبردست دھماکے سے تباہ ہوگیا۔ اور آگ لگ گئی۔ پورے شہر پر دھواں چھا گیا اور گولوں اور راکٹوں کے ٹکڑے شہری آبادی پر گرے۔ کابل میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ اور علاقے کو گھیرے میں لے کر امدادی کارروائیاں شروع کر دی گئی ہیں۔ سینکڑوں افراد کے زخمی اور ہلاک ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ یہ بات ابھی تک واضح نہیں ہوسکی کہ آیا یہ اتفاقی حادثہ تھا یا کسی قسم کی چھاپہ مار کارروائی تھی۔

○ جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم اور صوبہ سرحد کے نام کی تبدیلی کے حوالے سے اے این پی کا موقف پورے صوبہ سرحد کا موقف نہیں کیونکہ اے این پی پورے سرحد کی نمائندگی نہیں کرتی بلکہ وہ ان معاملات میں سیاسی لحاظ سے بالکل تنہا ہے۔ اور اپنا سیاسی کھیل کھیل رہی ہے۔ صوبہ سرحد کے جنوبی اضلاع ڈیم کی تعمیر کا مطالبہ کر رہے ہیں اور حکومت کو چاہئے کہ وہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر میں جلد فیصلہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ حیرت ہے کہ ایک فنی مسئلے کو سیاسی تنازعہ بنا دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کی تحریک سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہمارا اپنا انقلاب ہوگا۔

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا نذر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
4-30 تا 8-30 شام

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر دمہ۔ کینسر۔ بلڈ پریشر۔ تپ دق۔ السر ایگزیمہ۔ نرینہ اولاد۔ لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دار الفضل ربوہ نزد چونگی 3 فون 213207

تبسرے جدید اور رعایتی نرخوں پر زیورات تیار کروائیں
میاں انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک ایکرم مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213100

ضرورت تجربہ کار اکاؤنٹنٹ
فیصل آباد میں ٹویوٹا کے نامزد شدہ ڈیلر کیلئے تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے
تجربہ : کم از کم ۵ سال
تعلیم : کم از کم بی کام۔ سی اے انٹر یا دوسرے پروفیشنل امتحان پاس کئے ہوئے کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں مکمل کوائف اور ایک پاسپورٹ سائز فوٹو مندرجہ ذیل پتہ پر ۱۵ جون ۱۹۹۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔
ڈائریکٹر مارکیٹنگ اینڈ سروسز
ٹویوٹا فیصل آباد موٹرز ویسٹ کینال روڈ
فیصل آباد

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹورز
رحمت بازار ربوہ (اوقات آجکل)
صبح 8½ بجے تا 1 بجے شام 5½ تا 9 بجے
فون یا خط کے ذریعہ مشورہ سے دوائی منگوا سکتے ہیں
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر آف 1937 فون
ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی Qualified Homeopath 211186

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379